Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 30, 2026

The Role of Means of Da'wah in the Digital Age: A Research Study

ڈیجیٹل دور میں دعوتی ذرائع کا کردار: تحقیقی مطالعہ

Hafiz Muhammad Amar
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore

Dr.Hafiz Sajid Anwar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore

Abstract

Allah Almighty did not send man into the world merely as a physical entity; rather, He endowed him with a nature that possesses the innate ability to distinguish between good and evil, an inclination towards virtue, and an aversion to vice. It is this very innate awareness that holds man accountable for employing his intellect and will to choose goodness and shun evil, thereby rendering him worthy of Allah's pleasure and success in the Hereafter. In this respect, man possesses a noble nature and exceptional potential. Yet, despite this innate distinction, human intellect is limited, desires are overpowering, and the environment exerts a significant influence. Human history has reached its current stage by traversing various eras and revolutions; while ancient humans were confined by material and geographical boundaries, the Industrial Revolution expanded their physical and mechanical capabilities. However, the late twentieth and early twenty-first centuries have introduced humanity to a unique and all-encompassing era known as the "Digital Age." This article presents a research study regarding the role of means of *Dawah* (invitation to the faith) in the digital age.

Keywords: Quran, Hadith Digital Age, Dawah, Importance

انسانی تاریخ مختلف ادوار اور انقلابات سے گزر کر موجودہ نہج تک پہنچی ہے عہدِ قدیم کا انسان جہاں مادی اور جغرافیائی حدود میں مقید تھا، وہی صنعتی انقلاب نے اس کی جسمانی اور مشینی صلاحیتوں کو وسعت دی تاہم، بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے آغاز نے انسانیت کو ایک ایسے منفرد اور ہمہ گیر دور سے روشناس کروایا ہے جسے "عصرِ عددی" یا "ڈیجیٹل عہد" کہا جاتا ہے۔ یہ عہد محض چند سائنسی ایجادات یا برقی آلات کے تعارف کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ انسانی تہذیب، فکری اسلوب، سماجی تعامل اور ابلاغی نظام میں رونما ہونے والی ایک بنیادی اور انقلابی تبدیلی کا مظہر ہے۔ اس برقیاتی ٹیکنالوجی نے روایتی مادی نظام کو بائنری کوڈز کی عددی زبان میں تبدیل کر کے علم کی پیداوار، ذخیرہ اندوزی، متبادلیت اور ترسیل کے تمام مروجہ طریقے بدل ڈالے ہیں۔ اب زمان و مکان کی مادی سرحدیں بے معنی ہو چکی ہیں اور دنیا ایک ایسے آفاقی قریے کی شکل اختیار کر چکی ہے جہاں معلومات کی لہریں سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کرۂ ارض کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کرتی

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 30, 2026

ہیں۔ اس مابعد جدید تناظر نے جہاں انسانی زندگی کے مادی شعبوں کو متاثر کیا ہے، وہاں مذہب، اخلاقیات اور بالخصوص دعوتِ دین کے میدان پر بھی اس کے گہرے اور دور رس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ موجودہ فکری و علمی منظر نامے میں ان عددی ذرائع کا مطالعہ اس لیے بھی ناگزیر ہے کہ اس نے روایتی ابلاغِ عامہ کی حرکیات کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ ماضی میں ابلاغ کا عمل عام طور پر یک طرفہ ہوا کرتا تھا، جہاں ایک مقرر یا مصنف اپنے پیغام کو سامعین تک پہنچاتا تھا اور سامعین کے پاس فوری ردِ عمل یا سوال کا اختیار محدود ہوتا تھا۔ جدید برقیاتی نیٹ ورکس نے اس نظام کو مٹا کر دو طرفہ اور کثیر الجہتی ابلاغ کو جنم دیا ہے، جس کے تحت اب ہر فرد بیک وقت پیغام وصول کرنے والا بھی ہے اور پیغام تخلیق کرنے والا بھی۔ اسلامی نقطہ نظر سے یہ تبدیلی ایک عظیم موقع بھی ہے اور ایک کڑا چیلنج بھی۔ ایک طرف تو اس نے مخلص داعیانِ حق کو یہ سہولت دی ہے کہ وہ کسی بھی مادی سنسرشپ یا جغرافیائی قدغن کے بغیر اسلام کے آفاقی و روحانی پیغام کو کروڑوں انسانوں تک براہِ راست پہنچا سکیں، تو دوسری طرف اسی رفتار اور آزادی نے الحاد، فکری انتشار، اور اسلاموفوبیا کی ترویج کو بھی آسان بنا دیا ہے۔ حاضر کا برقیاتی انقلاب مسلم امہ کے لیے تاریخ کا ایک ایسا اہم موڑ ہے جہاں ابلاغ کے مروجہ اوزاروں پر گرفت حاصل کیے بغیر دعوتِ دین کا تصور ممکن نہیں رہا۔ یہ ایک ایسا کھلا میدانِ جنگ ہے جہاں نظریات کا مقابلہ ہتھیاروں سے نہیں بلکہ سکرین، ڈیٹا اور ابلاغی حکمتِ عملی سے ہو رہا ہے۔ اگر ہم نے اس دور کی نفسیات کو نہ سمجھا تو ہم فکری طور پر حاشیے پر چلے جائیں گے۔

ڈیجیٹل دور

ڈیجیٹل دور محض آلات اور مشینوں کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ یہ انسانی تاریخ کا وہ عہدِ انقلاب ہے جس نے کائنات کو دیکھنے، پرکھنے اور اس میں رہنے کے تمام سابقہ پیمانے بدل کر رکھ دیے ہیں۔ بیسویں صدی کے وسط سے شروع ہونے والا یہ عہد، جسے 'معلومات کا عہد' (Information Age) بھی کہا جاتا ہے، در حقیقت روایتی صنعتی ڈھانچوں سے ایک ایسے معاشی اور سماجی نظام کی طرف منتقلی ہے جس کا مرکز و محور معلومات اور ٹیکنالوجی ہے

مصنوعی ذہانت

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) عصرِ حاضر کے اس برقی انقلاب کا نقطۂ عروج اور انسانی شعور کا وہ عددی پرتو ہے جس نے زندگی کے ہر شعبے میں فکر و عمل کے نئے دریچے وا کر دیے ہیں۔ یہ محض ایک تکنیکی ایجاد نہیں بلکہ انسانی تاریخ کے 'چوتھے صنعتی انقلاب' کا وہ بنیادی ستون ہے جو مادی، حیاتیاتی اور عددی دنیا کے مابین موجود لکیروں کو دھندلا رہا ہے مینوئل کیسٹلز کے 'عالمی دماغ' کے تصور کو حقیقت کا روپ دیتے ہوئے، مصنوعی ذہانت نے الخوارزمی کلیوں (Algorithms) اور مشینی اکتساب (Machine Learning) کے ذریعے مشینوں کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف پیچیدہ انسانی مسائل کو حل کر

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

سکیں بلکہ خود سیکھنے اور فیصلہ سازی کی صلاحیت بھی حاصل کر لیں۔اس ٹیکنالوجی کی وسعت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب یہ ہماری انگلیوں کے پوروں سے نکل کر خودکار گاڑیوں، ورچوئل معاونین اور تشخیصِ امراض جیسے حساس شعبوں تک پھیل چکی ہے، جہاں بگ ڈیٹا اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے امتزاج نے معلومات کی پروسیسنگ کو انسانی فہم سے بھی تیز تر بنا دیا ہے۔علمی اور تحقیقی میدان میں مصنوعی ذہانت کا ظہور ایک تہذیبی معجزے سے کم نہیں، بالخصوص اسلامی علوم کے تحفظ اور اشاعت میں اس کا کردار نہایت کلیدی ہو چکا ہے۔ محققین کے مطابق، مصنوعی ذہانت اب صدیوں پرانے نایاب اسلامی مخطوطات کی ڈیجیٹلائزیشن، کلاسیکی عربی متن کے مشینی ترجمے اور احادیثِ مبارکہ کی اسنادی تصدیق (Isnād Validation) کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔

انٹرنیٹ کی اہمیت

انٹرنیٹ عصرِ حاضر کی وہ ہمہ گیر اور ہمہ جہت ایجاد ہے جس نے بنی نوع انسان کی تہذیبی، سماجی، علمی اور معاشی زندگی کے ڈھانچوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے یہ محض معلومات کی فراہمی کا ایک ذریعہ نہیں بلکہ ایک ایسی "عظیم شاہراہ" اور "عالمی دماغ" ہے جس نے پوری کائنات کی وسعتوں کو انسان کی انگلیوں کے پوروں میں سمو دیا ہے موجودہ دور میں انٹرنیٹ کی اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب زندگی کا کوئی بھی شعبہ، خواہ وہ تعلیم ہو یا تجارت، سیاست ہو یا مذہب، اس برقی جال کی عملداری سے باہر نہیں رہا۔

سوشل میڈیا

سماجی روابط کے برقی ذرائع، جسے عرفِ عام میں سوشل میڈیا کہا جاتا ہے، عصرِ حاضر کے اس اطلاعاتی انقلاب کا حاصل ہیں جس نے انسانی تہذیب کی اساس، ابلاغی نمونوں اور سماجی ڈھانچوں کو ایک نئی اور غیر معمولی معنویت عطا کی ہے یہ محض تکنیکی ترقی کا نام نہیں بلکہ ایک ایسا "عالمی دماغ" اور "تعاملی ماحول" ہے جہاں ہر فرد بیک وقت معلومات کا قاری، خالق اور تقسیم کار بن چکا ہے، جس نے روایتی ابلاغ کے یک طرفہ نمونوں کو منہدم کر کے "بڑے پیمانے پر خود ابلاغ" (Mass Self-Communication) کے ایک نئے عہد کی بنیاد رکھی ہے سوشل میڈیا کے ارتقاء کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ہم "ویب 1.0" کے ساکن دور سے نکل کر جہاں صارف محض ایک خاموش تماشائی تھا، "ویب 2.0" کے اس متحرک عہد میں داخل ہو چکے ہیں جہاں ویکیپیڈیا، فیس بک، یوٹیوب اور انسٹاگرام جیسے پلیٹ فارمز نے انسانی تعامل کو زمان و مکان کی قید سے آزاد کر کے "مجازی برادریوں" (Virtual Communities) کو جنم دیا ہے عمرانی نقطہ نظر سے مینوئل کیسٹلز کے "نیٹ ورک معاشرے" (Network Society) کے تصور کے مطابق، سوشل میڈیا نے جغرافیائی سرحدوں کو بے معنی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

بنادیا ہے اور اب انسانی رشتوں کی بنیاد مادی قربت کے بجائے مشترکہ مفادات، نظریات اور جذباتی وابستگی پر استوار ہے، جس سے ایک ایسی "نیٹ ورکڈ پبلک" ابھری ہے جو عالمی سطح پر فکری ہم آہنگی اور سماجی تحرک پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس نئے سماجی ڈھانچے میں فرد کی شناخت (Identity) کا فہم بھی بدل چکا ہے؛ ارونگ گافمین کے نظریات کی روشنی میں دیکھا جائے تو سوشل میڈیا ایک ایسا مجازی اسٹیج فراہم کرتا ہے جہاں انسان اپنی شناخت کی پیشکش (Self-presentation) میں تزویراتی اختیار حاصل کرلیتا ہے اور "تاثراتی انتظام" (Impression Management) کے ذریعے اپنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو معاشرے کے سامنے پیش کرتا ہے۔

آن لائن تدریس

آن لائن تدریس عصرِ حاضر کے اس ہمہ گیر ڈیجیٹل انقلاب کا حاصل ہے جس نے تعلیم و تعلم کے روایتی میکانیکی تصورات کو منہدم کر کے ایک نئے 'اطلاعاتی سماج' کی بنیاد رکھی ہے یہ محض ایک تکنیکی سہولت نہیں بلکہ تدریسی نمونوں کی وہ فکری ہجرت ہے جہاں علم کا حصول اب چار دیواری، جسمانی موجودگی اور جغرافیائی سرحدوں کا محتاج نہیں رہا، بلکہ مجازی فضا (Virtual Space) میں پلک جھپکنے میں ممکن ہو گیا ہے 'ویب 2.0' اور 'ویب 3.0' کے ارتقاء نے صارف کو محض ایک خاموش طالبِ علم سے بدل کر ایک فعال 'تعاملی کردار' (Interactive Participant) بنادیا ہے۔

جہاں زوم، فیس بک اور واٹس ایپ جیسے پلیٹ فارمز نے ایک عالمی تدریسی ماحول تخلیق کر دیا ہے۔اس نئے نظام نے "علم کی عالمگیریت" (Democratization of Knowledge) کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا ہے، جس کے باعث اب دنیا کے کسی بھی دور افتادہ گوشے میں بیٹھا ہوا محقق یا طالبِ علم عالمی سطح کے ماہرین اور نایاب علمی ذخائر تک بلا روک ٹوک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

دعوت کے لغوی معانی

لفظ "الدعوۃ" عربی زبان میں مادہ "دَعَا یَدْعُو" سے ماخوذ ہے، جس کے بنیادی معانی کسی کو بلانے، پکارنے اور کسی امر کی طلب پیش کرنے کے ہیں۔ عربی اسلوبِ کلام میں جب کہا جاتا ہے "دَعَا إِلَيْهِ" تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ کسی شخص نے کسی کو کسی چیز کی طرف دعوت دی، اسے اپنی جانب متوجہ کیا اور اس سے کسی مطلوب امر کی طلب کی۔اسی طرح اہلِ عرب کا یہ محاورہ "دَعَا إِلَى فُلَانٍ[1]" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں کو اپنی طرف بلایا اور اس کے پاس آنے کی خواہش ظاہر کی۔اسی لغوی مفہوم کی تائید قرآنِ مجید کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے:

[1] ابن منظور، محمد بن مكرم بن علي الأنصاري الإفريقي، لسان العرب (بیروت: دار صادر، 1994)، 259/14

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

﴿ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴾ [2]

ترجمہ" : تم آج ایک ہلاکت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی ہلاکتوں کو پکارو۔"

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ لفظ دعاء طلب اور پکار کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی معنی کی مزید توضیح رسولِ اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ نے قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے میں جگہ پانے والے سات خوش نصیب افراد کا ذکر فرمایا، ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا:

وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ[3]

ترجمہ :اور وہ شخص جسے منصب اور حسن و جمال والی عورت (گناہ کی طرف) بلائے، تو وہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

ڈیجیٹل دور میں دعوتِ دین کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض جسمانی وجود کے ساتھ دنیا میں نہیں بھیجا بلکہ اسے ایک ایسی فطرت عطا فرمائی جس میں نیکی اور بدی کی تمیز، خیر کی رغبت اور شر سے نفرت کا شعور ودیعت ہے۔ یہی فطری شعور انسان کو مکلف بناتا ہے کہ وہ اپنی عقل و ارادہ کو بروئے کار لاتے ہوئے نیکی کو اختیار کرے اور بدی سے اجتناب کرے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی کامیابی کا مستحق ٹھہرے۔ اس اعتبار سے انسان ایک بلند فطرت اور اعلیٰ صلاحیت کا حامل ہے۔ لیکن اس فطری امتیاز کے باوجود انسان کی عقل محدود، خواہشات غالب اور ماحول اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ہدایت و ضلالت کے معاملے کو محض انسانی فطرت کے سپرد نہیں کیا اور نہ ہی آخرت میں جزا و سزا کے لیے صرف فطری رہنمائی کو کافی قرار دیا۔ بلکہ فطرت کے تقاضوں کو واضح کرنے، اس کی مخفی صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور انسان پر حجت تمام کرنے کے لیے سلسلۂ نبوت و رسالت قائم فرمایا، تاکہ انسان کے پاس قیامت کے دن کسی قسم کا عذر باقی نہ رہے اسی حقیقت کو قرآنِ مجید میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا [4]

ترجمہ:"رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے، اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔"

اس آیتِ کریمہ میں دعوتِ دین کی غایت کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ بعثتِ انبیاء کا بنیادی مقصد یہ قرار دیا گیا ہے کہ انسان پر حق پوری طرح واضح ہو جائے اور وہ جہالت یا لاعلمی کا سہارا لے کر انکار نہ کر سکے۔ یوں دعوت، عدلِ الٰہی کے تقاضوں کی تکمیل کا ذریعہ بنتی ہے۔

[2] القرآن، 14/25

[3] ابو داود، سلیمان بن الاشعث، سنن أبي داود، (دمشق: دار الرسالة العالمية، 2009ء)، حدیث 236

[4] القرآن، 165/4

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 30, 2026

دعوتی پلیٹ فارمز

دعوتی پلیٹ فارمز (مراکزِ تبلیغ) عصرِ حاضر کے اس برقی انقلاب کا وہ مؤثر ترین حصّہ ہیں جس نے اشاعتِ دین، دعوت وارشاد اور اصلاحِ معاشرہ کے روایتی طریقوں کو زمان و مکان کی قیود سے آزاد کر کے ایک نئی وسعت اور ہمہ گیریت عطا کی ہے۔ تاریخی طور پر دعوتِ دین کا کام روبرو ملاقاتوں، مساجد کے خطبات، تحریری خطوط اور عملی نمونوں کے ذریعے انجام دیا جاتا تھا، لیکن موجودہ عددی عہد میں ورلڈ وائیڈ ویب، برقی صفحات اور سماجی رابطوں کے ذرائع نے ابلاغ کے ان تمام سابقہ ڈھانچوں کو منہدم کر کے ایک 'عالمی دعوتی شاہراہ' قائم کر دی ہے یہ برقی مراکز محض معلومات کی فراہمی کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک ایسا 'تعاملی ماحول' فراہم کرتے ہیں جہاں ہر عام و خاص کی رسائی ان علمی خزانوں تک ممکن ہو گئی ہے جو پہلے صرف مخصوص کتب خانوں یا علمی مراکز تک محدود تھے برقی دعوتی وسائل کے ارتقاء نے 'بڑے پیمانے پر خود ابلاغ' (Mass Self-Communication) کے تصور کو حقیقت کا روپ دیا ہے، جس کے باعث اب ایک مبلغ یا عالمِ دین اپنے حجرے میں بیٹھ کر پوری کائنات کے انسانوں تک پیغامِ حق پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے اس تبدیلی نے خاص طور پر نوجوان نسل کو، جو اپنی زندگی کا بیشتر حصّہ اسکرینوں کے سامنے گزارتی ہے، اسلام کے حقیقی پیغام سے جوڑنے کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔

عددی دعوتی پلیٹ فارمز میں سب سے نمایاں کردار برقی کتب خانوں اور معلوماتی ویب سائٹس کا ہے، جنہوں نے صدیوں پرانے علمی ورثے کو جدید مانیٹروں کی زینت بنا دیا ہے 'قرآن ڈاٹ کام'، 'سنت ڈاٹ کام' اور 'المکتبہ الشاملہ' جیسے عظیم برقی ذخائر نے نایاب قلمی نسخوں، احادیث کی کتب اور فقہی مآخذ کو ایک کلک کی دوری پر فراہم کر دیا ہے، جس نے علم کی عالمگیریت اور مساوی تقسیم کو یقینی بنایا ہے اسی طرح، یوٹیوب، فیس بک اور انسٹاگرام جیسے مراکز نے بصری ابلاغ کے ذریعے دعوت کو ایک نیا رنگ دیا ہے؛ جہاں ڈھاکہ، استنبول، دوحہ اور کوالالمپور جیسے شہروں سے علمائے کرام کے دروسِ قرآن اور روحانی محفلیں براہِ راست نشر ہوتی ہیں، جو جغرافیائی سرحدوں کو عبور کر کے مسلمانوں کے دلوں میں جذباتی ہمدردی اور فکری ہم آہنگی پیدا کرتی ہیں انڈونیشیا کی بڑی مذہبی تنظیموں، جیسے محمدیہ اور نہضۃ العلماء، نے 'آن لائن دعوت' (Pengajian online) کے ذریعے مرید اور مرشد کے مابین موجود روایتی تعلق کو مجازی فضا میں منتقل کر کے ایک 'ورچوئل امت' کی بنیاد رکھی ہے زوم (Zoom) جیسے تعاملی مراکز نے خاص طور پر کورونا وبا کے دوران روحانی خلا کو پُر کیا، جہاں بیعت، ذکر کے حلقوں اور تعزیتی اجتماعات نے سماجی جڑاؤ کے نئے نمونے پیش کیے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

جدید ٹیکنالوجی نے 'عملی دعوت' کے میدان میں بھی انقلاب برپا کیا ہے، جہاں مالیاتی ایپلی کیشنز (Nagad،bKash وغیرہ) کے ذریعے زکوۃ، صدقات اور امدادی فنڈز کی منتقلی کو شفاف اور تیز بنا کر 'نیٹ ورکڈ ہمدردی' (Networked Empathy) کی نئی صورتیں پیدا کی گئی ہیں اب ایمان اور ٹیکنالوجی کا ملاپ محض تقریر تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ غریب خاندانوں کی فوری امداد اور انسانی المیوں پر پوری دنیا کے مسلمانوں کے متحد ہونے کا ذریعہ بن چکا ہے مصنوعی ذہانت (AI) کے ظہور نے دعوتی پلیٹ فارمز کو مزید ذہین بنا دیا ہے؛ اب 'اسلامک چیٹ بوٹس' روزمرہ کے فقہی مسائل پر فوری رہنمائی فراہم کر رہے ہیں اور نایاب مخطوطات کی ڈیجیٹلائزیشن کے عمل کو تیز کر رہے ہیں اس بے پناہ ترقی کے ساتھ کچھ سنگین اخلاقی چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں، جن میں غلط معلومات (Disinformation) کی تشہیر، سطحی مطالعہ اور علمی نگرانی کی کمی شامل ہے دعوتی پلیٹ فارمز کا استعمال 'ڈیجیٹل اخلاقیات' کے تابع ہونا چاہیے، جہاں سچائی، تصدیق اور احترام کو بنیادی اہمیت حاصل ہو یہ برقی مراکز انسانی ارتقاء کا وہ ناگزیر مرحلہ ہیں جو اگر حکمت اور دانائی کے ساتھ استعمال کیے جائیں، تو نہ صرف اسلامی اقدار کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر سماجی انصاف اور فکری بالیدگی کا خواب بھی شرمندۂ تعبیر کر سکتے ہیں۔

دینی اداروں کی ڈیجیٹل خدمات

عصرِ حاضر میں دینی اداروں کی ڈیجیٹل خدمات محض ایک تکنیکی ضرورت نہیں بلکہ اس 'تہذیبی بقا' کی جدوجہد کا مظہر ہیں جس نے علمی، تعلیمی اور دعوتی سرگرمیوں کو خانقاہوں اور مدرسوں کی مادی چار دیواری سے نکال کر ایک 'عالمی مجازی فضا' (Virtual Space) میں پھیلا دیا ہے اس فکری انقلاب کے تحت مدارس اور علمی مراکز نے روایتی تدریس سے 'مجازی مدارس' (Virtual Madrasas) کی طرف ہجرت کی ہے، جہاں علم کی منتقلی اب روبرو موجودگی کی محتاج نہیں رہی، بلکہ زوم، فیس بک اور یوٹیوب جیسے تعاملی پلیٹ فارمز نے استاد اور شاگرد کے مابین ایک نیا برقی رشتہ استوار کر دیا ہے۔

پاکستان اور انڈونیشیا جیسے ممالک میں دینی اداروں نے 'آن لائن درسِ نظامی' اور 'مجازی کورسز' کے ذریعے ان پسماندہ طبقات اور غیر ممالک میں مقیم مسلمانوں تک رسائی حاصل کی ہے جو مادی رکاوٹوں کے باعث علمِ دین سے دور تھے، جس نے 'علم کی عالمگیریت' (Democratization of Knowledge) کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا ہے دینی اداروں کی ان خدمات کا ایک درخشندہ پہلو نایاب اسلامی مخطوطات اور صدیوں پرانے علمی ذخائر کی 'عددی تحفظ' (Digitization) ہے جامعہ الازہر، کنگ فیصل سینٹر اور برطانوی کتب خانوں کے اشتراک سے اب صدیوں پرانے قلمی نسخے مانیٹروں کی زینت بن چکے ہیں، جس نے نہ صرف ان نایاب علمی جواہر کو معدوم ہونے سے بچایا ہے بلکہ محققین کے لیے تقابلی مطالعے کے نئے افق وا کر دیے ہیں 'قرآن ڈاٹ کام'، 'سنت ڈاٹ کام'

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

اور 'المکتبۃ الشاملۃ' جیسے برقی مساکن نے فقہ، حدیث اور تفسیر کے ضخیم ذخائر کو ایک کلک کی دوری پر فراہم کر کے علمی جستجو کے انداز کو یکسر بدل دیا ہے۔[5] تعلیمی میدان سے ہٹ کر، دینی اداروں نے سماجی اور روحانی خدمات میں بھی ڈیجیٹل وسائل کا بھرپور استعمال کیا ہے، بالخصوص کورونا وبا کے دوران جب طبعی اجتماعات ناممکن ہوئے تو 'ورچوئل اجتماعات' کا تصور ایک زندہ حقیقت بن کر ابھرا۔ انڈونیشیا کی بڑی تنظیموں، مثلاً محمدیہ اور نہضۃ العلماء، نے جمعہ کے خطبات، 'آن لائن تلاوتِ قرآن' (Pengajian online)، اور حتیٰ کہ 'مجازی تعزیتی ریفرنسز' (Takziyah virtual) کو ادارہ جاتی شکل دے کر ایک ایسی 'ورچوئل امت' کی بنیاد رکھی ہے جو جغرافیائی حدود سے ماورا ہو کر ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے[6]

اسی طرح، صوفی سلسلوں، جیسے نقشبندی حقانی طریقے نے، ذکر و اذکار اور بیعت کے عمل کو ڈیجیٹل قالب میں ڈھال کر جدید شہری زندگی کے تناؤ میں مبتلا انسانوں کو روحانی سکون فراہم کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے ٹیکنالوجی کے اس حکیمانہ استعمال نے 'ڈیجیٹل ہمدردی' (Digital Empathy) کے ایک نئے تصور کو جنم دیا ہے، جہاں مالیاتی اپلی کیشنز کے ذریعے زکوٰۃ، صدقات اور امدادی فنڈز کی منتقلی کو شفاف اور تیز بنا کر غریب خاندانوں کی فوری امداد کو یقینی بنایا گیا ہے، جو کہ 'ایمان اور ٹیکنالوجی' کے ملاپ کا ایک عملی شاہکار ہے۔

دینی اداروں کی جدید ترین خدمات میں 'مصنوعی ذہانت' (Artificial Intelligence) اور 'مشینی اکتساب' کا انضمام نہایت اہمیت کا حامل ہے، جہاں اب الخوارزمی کلیوں (Algorithms) کے ذریعے احادیث کی اسنادی تصدیق اور فقہی مآخذ سے فوری استنباطِ مسائل پر کام ہو رہا ہے اگرچہ 'آن لائن فتویٰ' (AI Fatwas) کے حوالے سے علماء کے مابین بصیرت اور سیاق و سباق کے ادراک پر بحث جاری ہے، لیکن یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ دینی اداروں نے ان جدید آلات کو اپنا کر اسلامی دعوت و ارشاد کو عصرِ حاضر کے علمی معیار کے مطابق ڈھال دیا ہے تحریکِ منہاج القرآن اور دیگر اداروں کی طرف سے 'ڈیجیٹل اخلاقیات' کے فروغ نے سوشل میڈیا کو مثبت مکالمے اور کردار سازی کا اوزار بنا دیا ہے دینی اداروں کی یہ ڈیجیٹل خدمات محض ایک سہولت نہیں بلکہ اسلامی تہذیب کی وہ نئی فکری بنیادیں ہیں جو مستقبل کے 'اطلاعاتی معاشرے' میں اسلام کے روشن چہرے کو علمی وقار اور اخلاقی برتری کے ساتھ پیش کرنے کی ضامن ہیں، بشرطیکہ ان وسائل کو روایتی تقدس اور انسانی بصیرت کے حکیمانہ توازن کے ساتھ استعمال کیا جاتا رہے۔

[5] شاہین، فرزانہ، ڈاکٹر جہانزیب رانا، اور پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد۔ "ذرائع ابلاغ کے نفسیاتی اثرات، تعلیمات اسلامی کی روشنی میں۔ "علوم اسلامیہ 29، شمارہ 2(2022):21
[6] وحید، شائستہ سید۔ "عصر حاضر میں دعوت دین کو درپیش مشنری چیلنج اور اس کے مقابل حکمت عملی۔ "العصر ریسرچ جرنل 3، شمارہ 2(جون 2023):115-131۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

دعوتی ذرائع کی افادیت

دعوتِ دین عصرِ حاضر کے عددی انقلاب اور برقی وسائل کی بدولت ایک ایسی ہمہ گیر حقیقت بن چکی ہے جس نے ابلاغِ حق کے روایتی تصورات کو مادی حدود سے نکال کر کائناتی وسعت عطا کر دی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دعوت و ارشاد کا کام روبرو ملاقاتوں، مساجد کے خطبات اور تحریری مراسلوں تک محدود تھا، لیکن موجودہ اطلاعاتی عہد میں انٹرنیٹ، سماجی رابطوں کے برقی صفحات اور موبائل ایپلی کیشنز نے اس مقدس فریضے کو ہر خاص و عام کی دسترس میں دے دیا ہے ماہرینِ ابلاغیات کے نزدیک دعوتی ذرائع کی سب سے بڑی افادیت جغرافیائی اور زمانی رکاوٹوں کا خاتمہ ہے اب ایک مبلغ یا عالمِ دین اپنے حجرے میں بیٹھ کر الخوارزمی کلیوں (Algorithms) کے ذریعے پوری دنیا کے انسانوں تک پیغامِ ہدایت پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس نے "بڑے پیمانے پر خود ابلاغ" (Mass Self-Communication) کے ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے۔[7]

برقی دعوتی وسائل نے علمِ دین کی عالمگیریت (Democratization of Knowledge) کو ممکن بنایا ہے، جہاں 'قرآن ڈاٹ کام' اور 'سنت ڈاٹ کام' جیسے عظیم برقی ذخائر نے نایاب قلمی نسخوں اور فقہی مآخذ کو ایک کلک کی دوری پر فراہم کر دیا ہے، جس سے نہ صرف محققین بلکہ عام صارفین بھی براہِ راست مستفید ہو رہے ہیں یہ برقی مساکن محض معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا "تعاملی ماحول" (Interactive Environment) فراہم کرتے ہیں جہاں قاری اپنی علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ براہِ راست سوال و جواب اور مباحث میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ سماجی اور جذباتی سطح پر جدید دعوتی ذرائع کی افادیت "ڈیجیٹل ہمدردی" (Digital Empathy) اور عالمی مسلم یکجہتی کے فروغ میں نمایاں ہے یوٹیوب اور فیس بک لائیو جیسے بصری مراکز نے ڈھاکہ، استنبول، مدینہ منورہ اور کوالالمپور جیسے علمی مراکز سے جاری ہونے والے دروسِ قرآن و حدیث کو بیک وقت پوری دنیا کے مانیٹروں کی زینت بنا دیا ہے، جس نے ایک ایسی "ورچوئل امت" (Virtual Ummah) کی بنیاد رکھی ہے جو سرحدوں کی قید سے آزاد ہو کر ایک روحانی لڑی میں پروئی ہوئی ہے۔

زوم (Zoom) اور دیگر تعاملی پلیٹ فارمز نے بالخصوص کورونا وبا جیسے بحرانی ادوار میں روحانی خلا کو پُر کیا، جہاں مجازی اجتماعات، آن لائن بیعت اور ذکر و اذکار کے حلقوں نے مسلمانوں کے درمیان ایک نیا جذباتی رشتہ استوار کیا دعوتی ذرائع کی عملی افادیت مالیاتی ایپلی کیشنز کے ذریعے بھی ظاہر ہوئی ہے، جہاں زکوٰۃ، صدقات اور امدادی فنڈز کی منتقلی کو شفاف اور تیز بنا کر پسماندہ طبقات کی فوری مدد کو یقینی بنایا گیا ہے، جو کہ ایمان اور ٹیکنالوجی کے ملاپ سے "نیٹ ورکڈ ہمدردی" کا ایک عملی

[7] شاہ، ڈاکٹر سید محمد طاہر۔ "عصر حاضر کے جدید تقاضوں میں دعوتِ دین کی موثر حکمت عملی: ایک تحقیقی مطالعہ۔" المصباح ریسرچ جرنل 3، شمارہ 2 (مارچ 2023): 117

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 30, 2026

شاہکار ہے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی دعوتی چیٹ بوٹس اور تعلیمی ایپلی کیشنز اب روزمرہ کے فقہی مسائل اور اخلاقی رہنمائی کے لیے چوبیس گھنٹے دستیاب ہیں، جو نوجوان نسل کے فکری رجحانات کو درست سمت عطا کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں[8]۔

دعوتی ذرائع کی اس بے پناہ افادیت کے ساتھ کچھ سنگین علمی اور اخلاقی ذمہ داریاں بھی وابستہ ہیں جن کا ادراک ضروری ہے۔ دعوتی پلیٹ فارمز کا استعمال "ڈیجیٹل اخلاقیات" کے تابع ہونا چاہیے، جہاں سچائی، تصدیق، احترام اور ذمہ داری کو بنیادی اہمیت حاصل ہو تا کہ جھوٹ، نفرت اور فتنہ انگیزی سے بچا جاسکے اگرچہ برقی وسائل نے معلومات تک رسائی سہل بنائی ہے، لیکن محققین اس "سطحی مطالعہ "(Shallow Reading) اور مستند علمی نگرانی کی کمی کے حوالے سے بھی خبردار کرتے ہیں جو بعض اوقات گمراہ کن نظریات کی تشہیر کا باعث بن سکتی ہے اس لیے دعوتی ذرائع کی حقیقی افادیت اسی صورت میں برقرار رہ سکتی ہے جب ان جدید آلات کو روایتی تقدس، انسانی بصیرت اور مستند علماء کی سرپرستی کے ساتھ استعمال کیا جائے جدید دعوتی ذرائع انسانی ارتقاء کا وہ ناگزیر مرحلہ ہیں جو اگر حکمت اور دانائی کے ساتھ برتے جائیں، تو نہ صرف اسلامی اقدار کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر سماجی انصاف، ہمدردی اور فکری بالیدگی کے خواب کو بھی شرمندۂ تعبیر کر سکتے ہیں۔

دعوتی مقاصد

آن لائن دعوت کے بنیادی مقاصد روایتی دعوتی مقاصد ہی کا برقی اور علمی تسلسل ہیں، جن کا محور انسانوں کی فکری، اخلاقی اور ایمانی اصلاح ہے۔ ڈیجیٹل دنیا میں ان مقاصد کا دائرہ کار محض فرد واحد کی اصلاح تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کا ہدف عالمی سطح پر موجود کثیر الثقافتی معاشروں میں اسلام کے حقیقی تشخص کو بحال کرنا ہے۔ انٹرنیٹ کے اس وسیع نیٹ ورک میں دعوتی مقاصد کی سمت کا درست ہونا اس لیے بھی ناگزیر ہے کیونکہ یہاں توجہ ہٹانے والے مادی اور فکری محرکات کی بھرمار ہے۔ آن لائن دعوت کا اصل مقصد لائکس (Likes)، ویوز (Views) یا فالوورز (Followers) کی دوڑ میں شامل ہونا نہیں، بلکہ غیر مسلموں تک اسلام کا آفاقی پیغام پہنچانا، مسلم نوجوانوں میں الحادی لہروں کا سدِباب کرنا اور امت کی نظریاتی حدود کی حفاظت کرنا ہے۔ ان مقاصد کے بغیر برقی دعوت محض ایک تفریحی سرگرمی بن کر رہ جاتی ہے جس کا شرعی وزن ختم ہو جاتا ہے۔

[8] نذیر، ڈاکٹر یاسمین۔ "ڈیجیٹل دور میں اسلامی تعلیمات کی ترویج: سوشل میڈیا اور AI پر مبنی تعلیمی پلیٹ فارمز کا کردار۔" جرنل آف اپلائیڈ لنگوسٹکس اینڈ ٹیسول 8 (JALT)، شمارہ 4 (2025):45-55۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

"دعوت کا اصل مقصد اور غایۃ الغرض یہ نہیں ہے کہ محض کچھ معلومات لوگوں تک پہنچادی جائیں، بلکہ اس کا حقیقی ہدف انسانی زندگی کے فکری و عملی نظام میں ایک ہمہ گیر انقلاب برپا کرنا ہے، تاکہ انسان اپنے حقیقی مالک کی بندگی کا اقرار کرے۔ پس جو شخص بھی کسی مروجہ یا جدید ذریعے سے اس کام کے لیے اٹھے، اس کی نظر مادی فوائد، ذاتی شہرت یا سطحی نعروں پر نہیں ہونی چاہیے، بلکہ اس کا واحد مقصد کلمۃ اللہ کی سربلندی اور باطل نظریات کی فکری بیخ کنی ہونا چاہیے[9]۔"

معلوم ہوتا ہے کہ وہ دعوت کو محض ایک معلوماتی عمل تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اسے "انقلابِ حیات" کا ضامن قرار دیتے ہیں۔ اگر ان کے اس فکر کا اطلاق آن لائن دعوت پر کیا جائے، تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ڈیجیٹل داعی کا مقصد صرف معلوماتی ویڈیوز یا پوسٹس شیئر کرنا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس کا ہدف مخاطب کے دل و دماغ میں ایمانی تبدیلی لانا ہے۔ انہوں نے "ذاتی شہرت" کی نفی کر کے جدید دور کے سب سے بڑے فتنے یعنی 'ڈیجیٹل ریاکاری' اور سنسنی خیزی پر کاری ضرب لگائی ہے، جو کہ آج کے آن لائن داعی کے لیے ایک اہم فکری تنبیہ ہے۔ آن لائن دعوت کے مقاصد کو جدید ٹیکنالوجی کے تجارتی اور نفسیاتی دباؤ سے پاک ہونا چاہیے۔ برقی ذرائع پر دعوتِ دین کا اصل مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب داعی کا مادی اثر و رسوخ کے بجائے اخلاصِ نیت اور مخاطب کی فکری و ایمانی کایاپلٹ پر کامل فوکس ہو۔ کتاب وسنت کے واضح دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دعوت فرض ہے اور حسب استطاعت ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ[10]

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

نیز ارشاد ہے:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[11]

ترجمہ: تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں)۔

[9] مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تذکیر و دعوت: اصول و مقاصد کی روشنی میں، لاہور: اسلامی پبلیکیشنز، 2011ء، ص: 53

[10] النحل: 125

[11] آل عمران: 104

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

نیز ارشاد ہے:

وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾ [12]

ترجمہ: آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور مشرکوں میں سے نہ ہوں۔

نیز ارشاد ہے:

وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ[13]

ترجمہ: آپ اپنے رب کی طرف لوگوں کو بلائے یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ [14]

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ تعالی نے سارے انبیاء اور رسولوں کو اپنی طرف دعوت دینے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آخری نبی محمد صلی کے بارے میں ارشاد ہے:

يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا [15]

ترجمہ: اے نبی! یقیناہم نے ہی آپ کو (رسول بناکر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔

عصر حاضر میں دین برحق کی دعوت کی اہمیت اس وجہ سے بھی بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ تمام گمراہیوں کی دعوت ہر طرف زوروں پر ہے۔ نصرانیت اپنے طور پر اپنی دعوت میں لگی ہوئی ہے۔ منکرین رسالت وآخرت، ملحدین، کمیونزم و شوشلزم اور دیگر منحرف افکار وعقائد کے لوگ اپنی اپنی دعوت پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں۔ ایسے حالات میں ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی استطاعت بھر دعوت کے کام کو آگے بڑھائے اور اللہ کا سچا دین اللہ کے بندوں تک پہنچائے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت کے تین اہم اسلوب ہیں۔

1. حکمت
2. موعظت
3. جدال احسن

[12] القصص: ۸۷
[13] الحج: ٦٧
[14] آل عمران: ۱۱۰
[15] الاحزاب: 24-25

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِوَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [16]

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ داعی اپنی دعوت کا آغاز حکمت سے کرے لیکن اگر مدعو کے یہاں سخت دلی اور اعراض کا رویہ محسوس کرے تو موعظت کا طریقہ اپنائے یعنی اسے وہ آیات واحادیث سنائے جن میں وعظ اور ترغیب موجود ہے۔ پھر اگر مدعو کے پاس کچھ شبہات ہیں تو بہترین انداز میں ان کا ازالہ کرے، اسی کا نام جدال احسن ہے۔ مدعو کے ساتھ سخت خوئی کا رویہ نہ اپنائے۔ جلد بازی سے کام نہ لے، صبر کرے، شبہ دور کرنے کی پوری کوشش کرے، دلائل کو کھول کھول کر بیان کرے۔

البتہ اگر مدعو کا عناد اور ظلم اور اس کی ہٹ دھرمی صاف طور پر سامنے آجائے تو اس پر سختی بھی کی جاسکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَأَيُّهَا النَّبِيُّ جَهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ [17]

ترجمہ: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو اور ان پر سخت ہو جاؤ۔

نیز ارشاد ہے:

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ [18]

ترجمہ: اور اہل کتاب کے ساتھ بحث ومباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں۔

آیئے! سطور ذیل میں حکمت وموعظت اور جدال احسن تینوں عنوانات پر الگ الگ مختصر گفتگو کی جائے۔

حکمت

آن لائن دعوت میں "حکمت" کا اسلوب بقیہ تمام اسالیب پر مقدم اور اساسی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ ڈیجیٹل کائنات میں مخاطب کا سامنا براہِ راست نہیں بلکہ ایک سکرین کے ذریعے ہوتا ہے جہاں توجہ کا دورانیہ انتہائی مختصر ہوتا ہے۔ حکمت کا لغوی مفہوم "کسی چیز کو اس کے درست مقام پر رکھنا اور حماقت سے بچنا" ہے، جبکہ اصطلاحی مفہوم میں حالات، مروجہ چیلنجز اور مدعو کی نفسیات کے مطابق مناسب ترین طریقہ کار کا انتخاب کرنا حکمت کہلاتا ہے۔ علماء کے مطابق حکمت سے مراد

[16] النحل:125
[17] التوبۃ:73
[18] العنکبوت:46

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 30, 2026

قرآن مجید، کتاب وسنت کے دلائل، باطل کو توڑ دینے والے دوٹوک براہین،اور ہر وہ کلمہ ہے جو انسان کو گمراہی سے محفوظ رکھے۔ڈیجیٹل دنیا میں حکمت کا شرعی اطلاق یہ ہے کہ پہلے ورچوئل دنیا کے مخاطبین کی فکری واخلاقی بیماریوں (جیسے الحاد، لادینیت اور سنسنی خیزی) کی درست تشخیص کی جائے اور پھر تدریج کے اصول کے تحت ان کے فہم کے مطابق مدلل ابلاغ کیا جائے تاکہ پیغام دلوں میں اتر سکے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ النحل میں دعوتی حکمت کے ابدی اور کائناتی اصول کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"[19]

ترجمہ: "(اے حبیب!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے ایسے طریقہ سے بحث کیجیے جو سب سے اچھا ہو۔"

اسی حکمت کی عملی تشریح کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف (دعوتی مہم پر) روانہ فرمایا تو تدریج اور حکمت کا اصول سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ"[20]

ترجمہ: "تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتب میں سے ہیں، پس سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جب وہ اس بات کو مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں"

اسلام میں دعوتِ دین کے لیے "حکمت" اور "تدریج" کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔قرآن کریم نے دعوت کا آغاز ہی لفظِ حکمت سے کیا ہے، جو یہ ثابت کرتا ہے کہ بغیر حکمت کے دی جانے والی دعوت اکثر اوقات فائدے کے بجائے نقصان کا باعث بنتی ہے۔حدیثِ نبوی سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ داعی کو پہلے مدعو کی فکری جڑ کی بیماری کا علاج کرنا چاہیے، جو کہ توحید اور رب کی معرفت ہے۔آن لائن پلیٹ فارمز پر اس کا اطلاق یوں ہوتا ہے کہ داعی یکلخت تمام فروعی مسائل یا سخت احکامات کے بجائے مخاطب کے ذہنی اور ایمانی درجے کو دیکھ کر بتدریج گفتگو کا آغاز کرے حکمت ایک ایسا جامع فکری فریم ورک ہے جو آن لائن داعی کو اندھی تقلید، جذباتی سنسنی خیزی اور الغوردم کے دباؤ میں آکر فروعی ابلاغ کرنے سے روکتا ہے۔ڈیجیٹل دنیا میں اس قرآنی و نبوی حکمت کا نفاذ یہ ہے کہ انٹرنیٹ کے مخاطبین کے ذہنی سطح کے مطابق آسان، مدلل اور دلوں کو مطمئن کرنے والی زبان میں بات پیش کی جائے تاکہ تمام فکری حماقتوں کا سدِباب ہو سکے۔

[19] سورۃ النحل:125

[20] البخاري، محمد بن إسماعيل، صحیح البخاري، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم الحدیث:1395

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

عصرِ حاضر میں برقی ذرائع اور عددی وسائل نے انسانی زندگی کے ہر نقش کو جس طرح تبدیل کیا ہے، اسے محض ایک تکنیکی تبدیلی کے بجائے ایک جامع تہذیبی و فکری انقلاب سے تعبیر کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس تحقیقی مطالعے کا لبِ لباب یہ ہے کہ ڈیجیٹل دور نے معلومات کے حصول، ذخیرہ اندوزی اور ابلاغ کے روایتی میکانیکی تصورات کو منہدم کر کے ایک ایسے 'عالمی دماغ' اور 'نیٹ ورک معاشرے' کی بنیاد رکھ دی ہے جہاں مادی حدود اور جغرافیائی دیواریں اپنی معنویت کھو چکی ہیں۔ علم کی عالمگیریت (Democratization of Knowledge) اس عہد کا سب سے درخشندہ پہلو ہے، جس کے باعث صدیوں پرانے نایاب قلمی نسخے اور علمی جواہر اب مٹیالے کاغذوں سے نکل کر روشن مانیٹروں کی زینت بن چکے ہیں، جس نے ایک عام طالبِ علم اور صاحبِ ثروت محقق کے درمیان موجود فکری خلیج کو پاٹ دیا ہے برقی کتب خانوں اور عددی کتب (E-books) نے تحقیقی اسالیب میں وہ برق رفتاری اور وسعت پیدا کر دی ہے جو ماضی میں تخیل سے بھی ماورا تھی، جہاں اب الخوارزمی کلیوں (Algorithms) کے ذریعے لاکھوں صفحات کا تجزیہ چند ثانیوں میں ممکن ہو گیا ہے۔

خلاصۂ بحث

تعلیمی اور دعوتی تناظر میں، دینی اداروں کی ڈیجیٹل خدمات اور 'آن لائن تدریس' نے اسلام کے عالمگیر پیغام کو کائنات کے ہر گوشے تک پہنچانے کے لیے ایک 'عظیم شاہراہ' فراہم کی ہے 'ورچوئل اجتماعات' اور 'ڈیجیٹل دعوت' کے ذریعے ایک ایسی 'مجازی امت' (Virtual Ummah) تشکیل پا رہی ہے جو سرحدوں کی قید سے آزاد ہو کر روحانی لڑی میں پروئی ہوئی ہے، جہاں یوٹیوب لائیو اور زوم جیسے مراکز نے مرید و مرشد اور استاد و شاگرد کے مابین ایک نیا برقی رشتہ استوار کر دیا ہے مصنوعی ذہانت (AI) کا اس میدان میں انضمام، بالخصوص احادیث کی اسنادی تصدیق اور فقہی ماخذ سے فوری استنباطِ مسائل میں، ایک نئے عہد کا پیش خیمہ ہے، اگرچہ اس میں انسانی بصیرت اور تقویٰ کی روح کو برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے اس بے پناہ تکنیکی یلغار نے کچھ سنگین نفسیاتی اور سماجی مسائل کو بھی جنم دیا ہے؛ مطالعے کے رجحانات میں آنے والی تبدیلی، جہاں گہرے فکری انہماک کی جگہ 'سطحی مطالعہ' (Shallow Reading) لے رہا ہے، نئی نسل کی تجزیاتی صلاحیتوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے

مذکورہ بحث کا ایک اہم پہلو اخلاقی اور انتظامی ذمہ داریوں کا ادراک ہے، کیونکہ جہاں ٹیکنالوجی نے سہولیات فراہم کی ہیں وہاں پرائیویسی (Privacy)، ڈیٹا کی حفاظت اور غلط معلومات (Disinformation) کی تشہیر جیسے خطرات نے انسانی وقار کو داؤ پر لگا دیا ہے دینی اور تعلیمی سطح پر روایتی 'ادب' اور اتھارٹی کے ڈھانچوں کا کمزور ہونا، اور مجازی دنیا کی چکاچوند میں حقیقی انسانی رشتوں کی مٹھاس کا مفقود ہونا اس عہد کے وہ منفی اثرات ہیں جن کے سدباب کے لیے ڈاکٹر طاہر

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 5 | May 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 30, 2026

القادری جیسے مفکرین 'ڈیجیٹل اخلاقیات' (Digital Ethics) کے وضع کرنے پر زور دیتے ہیں 'ڈیجیٹل ہمدردی' (Digital Empathy) کے تصور نے اگرچہ انسانیت کو جوڑا ہے، لیکن اسکرین سے حد سے زیادہ وابستگی اور الخوارزمی نگرانی نے فرد کو ڈیٹا کے ایک مجموعے میں تبدیل کر دیا ہے۔ ڈیجیٹل وسائل عصرِ حاضر کی وہ ناگزیر ضرورت ہیں جن سے آنکھیں چرانا ممکن نہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اس 'ہائبرڈ ماڈل' (Hybrid Model) میں مضمر ہے جو قدیم علمی روایات کے تقدس اور جدید ٹیکنالوجی کی عالمگیریت کے مابین حکیمانہ توازن قائم کر سکے ٹیکنالوجی کو انسانیت کا خادم ہونا چاہیے نہ کہ مخدوم؛ لہٰذا مستقبل کی فکری بقا کا راز اس حکمت اور دانائی میں پوشیدہ ہے کہ ہم برقی آلات کو سچائی، احترام، تصدیق اور انسانی وقار کے تابع کر کے استعمال کریں اگر ہم ان وسائل کو 'ڈیجیٹل اخلاقیات' کے سائے میں پروان چڑھانے میں کامیاب ہو گئے، تو یہ نہ صرف ہمارے علمی ورثے کی حفاظت کریں گے بلکہ عالمی سطح پر سماجی انصاف، ہمدردی اور فکری بالیدگی کے ایک نئے عہد کا آغاز ثابت ہوں گے۔

CC BY